Solution - 2022-23

Subject: Urdu
Class: X
Code: 003
Course: A

Time: 3 Hours Maximum Marks 80

Section A (حصہ الف)

1۔ مندرجہ ذیل غیر درسی اقتباس کو غور سے پڑھئے اور اس پر مبنی سوالوں کے جواب لکھئے۔ **(1×10=10)**

(الف)

(i) زندگی کا انحصار کھانے پر ہے۔

(ii) فاقے سے کمزوری آتی ہے اور اس کا نتیجہ ہلاکت ہے۔

(iii) مانگ کر کھانا بے غیرتی کی بات ہے۔

(iv) زیادہ کھانے سے بد ہضمی، پیچش اور پیٹ میں درد ہوتا ہے۔

(v) خوشی

(ب)

(i) تندرسی

(ii) تندرسی نہ ہونے پر آفت آتی ہے۔

(iii) بھوک لگنے پر کھانا کھانا چاہیے۔

(iv) اس نظم میں بچوں نے خدا سے تندرستی کی دعا کی ہے۔

(v) نوازش

2۔ مندرجہ ذیل درسی شعری اقتباس کو غور سے پڑھئے اور اس پر مبنی سوالوں کے جواب دیجئے۔ **(10×1=10)**

(الف)

(i) فانی بدایونی

(ii) ہستی کی کیا ہستی ہے سے مراد ہے کہ زندگی کی کیا بساط ہے۔

(iii) دل کی بستی ایسی ہوتی ہے کہ جو اجڑنے کے بعد دوبارہ بس نہیں پاتی ہے

(iv) شاعر کے لیے اُس کے محبوب کے بغیر جگ سونا ہے۔

(v) انتہائی رنج و غم یا صدمے میں آنسو کا نہ نکلنا

(ب)

(i) ہماری زبان ایک خوش رنگ اور ہرے بھرے گلدستہ کی مانند ہے جس میں رنگ برنگ کے پھول اور نازک پتیاں ہیں۔

(ii) فارسی

(iii) اردو

(iv) ہندو اور مسلمان کی مشترکہ تہذیب کی نمائندگی کرتی ہے۔

(v) ذریعہ، واسطہ

Section B (حصہ ب)

3۔ آلودگی کے عنوان سے ایک مضمون لکھئے۔ **(1×10=10)**

آلودگی موجودہ دور کا ایک بہت بڑا مسئلہ ہے جو ہمارے جدید اور ترقی یافتہ معاشرے میں بہت تیزی سے بڑھ رہا ہے۔آلوگی کی وجہ سے ہم جس ماحول میں زندگی گزار رہے ہیں وہ ماحول روز بہ روز خراب ہوتا جارہا ہے جس کے مضر اثرات ہماری صحت پر پڑ رہے ہیں اور اس کے باعث ہم گوناگوں پریشانیوں میں مبتلا ہو رہے ہیں۔آلودگی کی وجہ سے کہیں ضرورت سے زیادہ گرمی پڑ رہی ہے تو کہیں سردی۔ کہیں بے موسم کے بارش ہوعی ہے اور دنیا میں غیر معمولی تبدیلی آ رہی ہے۔آلودگی کی وجہ سے ہماری زراعت بھی متاثر ہو رہی ہے، کیوں کہ آلودگی نے موسم کو بگاڑ دیا ہے اور موسم کا اثر زراعت پر براہ راست ہوتا ہے۔آلودگی نے صرف زراعت کو ہی متاثر نہیں کیا ہے بلکہ اس نے تمام کائنات کو اپنی گرفت میں لے لیا ہے اور اس سے تمام مخلوقات اثر انداز ہو رہی ہیں۔ جیسے جیسے ہم ترقی کر رہے ہیں ویسے ویسے آلودگی میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اگر آلودگی پر ہم قابو نہیں پاتے ہیں تو وہ دن دور نہیں کہ ہم تباہ و برباد ہو جائیں گے اور ہمارے نشانات دنیا سے ہمیشہ کے لیے مٹ جائیں گے۔آلودگی کئی طرح کی ہوتی ہے۔ مثلاً ہوا کی آلودگی، پانی کی آلودگی، آواز کی آلودگی، زمین کی آلودگی وغیرہ اور ہر طرح کی آلودگی ہماری زندگی کے لیے نقصان دہ ہے۔ لہذا آلودگی سے بچنے کی ہمیں تدبیر کرنی چاہئے اور اس کے لیے سب سے اچھا طریقہ ہے کہ لوگوں کو اس کے تعلق سے بیدار کیا جائے۔

4۔ اپنے اسکول کے پرنسپل کو چھٹی کی ایک درخواست لکھئے۔ **(1×4=4)**

بخدمت جناب پرنسپل صاحب

تاریخ: 8/فروری 2022

ضلع ہائی اسکول، مظفر پور، بہار

عالی جناب!

میں پچھلے دو دنوں سے بیمار ہوں۔ مجھے بخار آ رہا ہے۔ ڈاکٹر نے یہ صلاح دی ہے کہ میں ایک ہفتے تک آرام کروں اور کہیں آیا جایا نہ کروں۔ لہذا میں ایک ہفتے تک اسکول آنے سے قاصر ہوں۔

حضور سے مودبانہ گزارش ہے کہ مجھے ایک ہفتے کی چھٹی منظور کرنے کی مہربانی کریں۔اس کے لیے میں آپ کا شکر گزار رہوں گا۔

آپ کا طالب علم

محمد اکمل

درجہ- X

5۔ راجندر سنگھ بیدی کے حالات پر ایک نوٹ لکھیے۔**(1×4=4)**

راجندر سنگھ بیدی اردو کے مشہور افسانہ نگار ہیں۔وہ تحصیل ڈسکا، ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔طالب علمی کے زمانے سے ہی وہ انگریزی، اردو اور پنجابی میں افسانے اور نظمیں لکھنے لگے تھے۔انھوں نے مختلف مقامات پر ملازمت کرتے ہوئے آخر کار بمبئ کا رُخ کیا اور فلمی دنیا سے وابستہ ہو گئے۔اُن کے افسانوں کے کئ مجموعے شائع ہو چکے ہیں جن میں دانہ ودام، کوکھ جلی، اپنے دُکھ مجھے دے دو وغیرہ خاص طور سے قابلِ ذکر ہیں۔ بیدی کے افسانوں میں ایک ہمدرد انسان کی نرمی اور دردمندی پائی جاتی ہے۔ افسانوں کے علاوہ انھوں نے ڈرامے اور ناول بھی لکھے۔

یا

اسلم پرویز نے اپنے مضمون ماحول بچایئے میں معاشرے کے ایک اہم مسئلے کی طرف اشارہ کیا ہے۔آج جانے انجانے ہم اپنے ماحول کو بگاڑ رہے ہیں اور اپنے لیے بہت سے خطرات پیدا کر رہے ہیں۔ مگر ہم میں سے اکثر اس سے بے خبر ہیں اگر ہمیں اپنی صحت پیاری ہے اور اپنے ننھے منے مسکراتے بچوں کو صحت مند فضا مہیّا کرنی ہے تو ہمیں یہ بے حسی اور لاپروائی چھوڑنی ہو گی اور اپنے ماحول کو کثافت اور آلودگی سے بچانا ہو گا۔

6۔ یہ شعر شیخ ابراہیم ذوقؔ کی غزل کا مطلع ہے۔اس میں شاعر نے یہ بتانے کی کوشش کی ہے کہ حیات وموت اُس کے اختیار میں نہیں۔ یہ دونوں چیزیں من جانب اللہ ہیں۔اور جب اُسے حیات اس دنیا میں لے کر آتی ہے تو وہ اس دنیا میں آتا ہے اور موت کا حکم ہوتا تو وہ یہ اس دنیا سے ملک عدم کو کوچ کرتا ہے۔اس کے دنیا میں آنے اور دنیا سے جانے میں اس کی مرضی کو قطعی دخل نہیں ہے۔

یا

'او دیس سے آنے والے بت!' اختر شیرانی کی معروف نظم ہے جس میں ایک نو وارد ہم وطن سے کوئی غریب الوطن اپنے خیالات وجذبات کا اظہار کرتا ہے۔ وہ اُس سے یہ سوال کرتا ہے کہ چوں کہ تو دیس سے آیا ہے اس لیے بتا کہ میرے وطن کے دوست کس حال میں ہیں۔ وہاں کے باغ اور ان کے پیڑ پودے اور پھول کس حال میں ہیں۔ کیا وہاں کے باغوں میں ابھی بھی مستانہ ہوائیں چلتی ہیں اور وہاں کے پربت اور پہاڑوں میں گھنگھور گھٹائیں چھاتی ہیں۔ وہاں کی برکھارت ابھی بھی دلوں کو بھاتی اور من کو لبھاتی

ہے۔ کیا وہاں کی شام ابھی بھی دلچسپی سے پر ہے۔ کیا اب بھی وہاں کے مندروں سے ناقوس کی صدا اور مسجد سے اذان کی آواز آتی ہے۔ کیا وہاں کے آم کے باغیچے نغمہ رار بن جاتے ہیں۔ اس طرح کے سوالات کر کے وہ وطن سے محبت کا اظہار کرتا ہے۔ اس نظم میں ناسٹلجیائی کیفیت پائی جاتی ہے۔

7۔ منشی پریم چند کے حالاتِ زندگی پر روشنی ڈالئے۔ **(1×4=4)**

پریم چند کا اصل نام دھنپت رائے تھا۔ وہ بنارس کے قریب ایک چھوٹے سے گاؤں میں لمہی میں پیدا ہوئے۔ اُن کے والد کا نام عجائب لال تھا۔ وہ ڈاک خانے میں ملازم تھے۔ منشی پریم چند کی ابتدائی تعلیم گاؤں میں ہوئی۔ اردو اور فارسی کی ابتدائی تعلیم کے بعد انٹرنس کا امتحان پاس کیا اور پرائمری اسکول میں معلم ہو گئے لیکن تعلیم کا سلسلہ جاری رکھا اور بی۔ اے کی ڈگری بھی حاصل کر لی۔ پریم چند کو طالب علمی کے زمانے سے ہی مضامین لکھنے کا شوق تھا۔ اسرار معابد کے نام سے ان کا پہلا ناول بنارس کے ایک رسالے آواز خلق میں شائع ہوا۔ بعد میں وہ رسالہ 'زمانہ' کے لیے پابندی سے مضامین اور افسانے لکھنے لگے۔ 1908 میں ان کی کہانیوں کا پہلا مجموعہ 'سوز وطن' کے نام سے شائع ہوا، جسے حکومت نے ضبط کر لیا۔ پریم چند کے ناول اور افسانے اردو ادب کا قیمتی سرمایہ ہیں۔ انھوں نے ادب کو دیہاتوں کی زندگی کے مسائل کا ترجمان بنا دیا۔ اسی خصوصیت نے انھیں اپنے ہم عصروں میں ممتاز بنایا۔

Section C(حصہ ج)

8۔ (i) فعل معروف

(ii) لکھا

9۔ (i) صنعت تضاد

(ii) حسن تعلیل

10۔ (i) بہت خوش ہونا

(ii) کام کرنا نہ آتا ہو اور کام ہی کو خراب بتایا جائے

11۔ فجائیہ

12۔ نظم معرّیٰ

یا

مطلع

Section D (حصہ د)

13۔ (i) بھولا، راجندر سنگھ بیدی

(ii) سر سید احمد خاں

14۔ (i) شاد عظیم آبادی

(ii) فانی بدایونی، دنیا میری بلا جانے، مہنگی ہے یا سستی ہے
موت ملے تو مفت نہ لوں، ہستی کی کیا ہستی ہے

15۔ (i) نور خاں

(ii) منشی پریم چند اردو کے مشہور و مقبول افسانہ، ناول نگار ہیں۔ انھوں نے ناول اور افسانوں کے علاوہ ڈرامے اور مضامین بھی لکھے۔ ان کے افسانوں کے نمائندہ مجموعے پریم پچیسی، پریم چالیسا، راز داں، آخری تحفہ اور واردات ہیں جبکہ ناولوں میں بیوہ، بازار حسن، گوشہ عاقبت، میدان عمل، گئودان وغیرہ بہت مشہور ہیں۔

16۔ غزل کے لغوی معنی ہوتے ہیں عورتوں سے باتیں کرنا یا عورتوں کی باتیں کرنا۔ اصطلاح میں اس صنف شاعری کو غزل کہتے ہیں جس میں عشق کی باتیں نظم کی گئی ہوں۔ ابتدا میں اس صنف میں حسن و عشق سے متعلق باتیں بیان کی گئیں لیکن بعد میں اس کے دامن میں وسعت پیدا ہوئی اس نے حیات و کائنات کے مختلف النوع مضامین کو اپنے اندر جگہ دی۔ غزل کا پہلا شعر جس کے دونوں مصرعے ہم قافیہ و ہم ردیف ہو مطلع کہلاتا ہے۔ غزل میں ایک سے زائد مطلعے بھی ہو سکتے ہیں۔ غزل کا آخری شعر جس میں شاعر اپنے تخلص کا اظہار کرتا ہے، اسے مقطع کہا جاتا ہے۔ غزل کا ہر شعر جُداگانہ معنی کا حامل ہوتا ہے، لیکن ایسی غزلیں بھی پائی جاتی ہیں جن کے مضامین میں تسلسل پایا جاتا ہے، ایسی غزلوں کو غزل مسلسل کہتے ہیں۔ غزل میں عام طور سے پانچ سے اکیس اشعار پائے جاتے ہیں۔ غزل کا سب سے بہترین شعر بیت الغزل یا شاہ بیت کہلاتا ہے۔